سوال

(33) نماز کی اطلاع کے لیے اذان ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اول وقت پر اذان نہیں دی گئی تو بعد میں اذان دینے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اذان دینے کا مقصد لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا صحراء و بیابان میں تنہا شخص کے لیے اذان دینا مشروع ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں بہت سارے موذن موجود ہوں جن کی اذان سے مقصد حاصل ہو گیا ہو، وہاں اگر کسی موذن نے اول وقت پر اذان نہیں دی تو بعد میں اذان دینا اس کے لیے مشروع نہیں، ہاں معمولی تاخیر کی صورت میں اذان دی جا سکتی ہے۔

البتہ اگر شہر میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا موذن نہیں ہے تو ایسی حالت میں کچھ دیر ہی سے سہی، اذان دینا واجب ہے، کیونکہ اذان دینا فرض کفایہ ہے، اور جب اس کے علاوہ کوئی دوسرا اذان دینے والا نہیں تو یہ ذمہ داری اس کے اوپر واجب ہے، نیز اس لیے بھی اس صورت میں اذان دینا ضروری ہے کہ عام طور پر لوگوں کو اذان کا انتظار رہتا ہے۔

رہا مسافر تو اس کے لیے اذان دینا مشروع ہے، چاہے وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: جب تم صحرا و بیابان میں ہو یا اپنی بکریوں میں ہو تو بلند آواز سے اذان دے لیا کر، کیونکہ موذن کی آواز جس جس مخلوق نے سنا خواہ انسان ہو یا جن یا کوئی اور مخلوق، وہ سب کے سب قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دیں گے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرفوع قرار دیا ہے۔ نیز مسافر کے لیے اذان دینا اس لیے بھی مشروع ہے کہ اذان کی مشروعیت اور اس کی افادیت کے سلسلہ میں وارد تمام حدیثیں عام ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 91

محدث فتویٰ